نام کتاب: اربعینِ مکائد الشیطان

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَكَیْفَ لَا یَكُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرْقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ ـــ))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوَنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔''[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ''أَلْاَرْبَعُوْنَ فِيْ مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ'' زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کھانے میں شریک ہوجاتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ﴾ (الانعام: 112)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطاطین، ہر نبی کے دشمن بنائے، ان میں سے ہر ایک دوسرے کے کان میں چکنی چپڑی باتیں ڈالتا رہتا ہے تاکہ اسے دھوکے میں رکھے۔ اور (اے نبی!) اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے۔ چنانچہ آپ ان لوگوں کو، اور جو کچھ یہ جھوٹ گھڑ رہے ہیں، اس کو رہنے دیجیے۔“

حدیث 1

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهٖ، وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَآءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ

عِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ .)) [1]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے، نہ تو (یہاں) تمہارے لیے رات کا قیام ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ لیکن جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے (یہاں) رات کا قیام پالیا اور جب انسان کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا قیام اور رات کا کھانا (دونوں کو) پالیا۔''

شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ ﴾ (الاعراف: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے کہا: تجھے کس چیز نے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ وہ بولا: میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔''

حدیث 2

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ

[1] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، رقم: 5262، سنن ابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، رقم: 3765.

بِشِمَالِهِ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بائیں ہاتھ سے مت کھائے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔''

بعض شیاطین لوگوں کے گھروں میں رہتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۞ ﴾ (الكهف: 50)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: تم آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ جنوں میں سے تھا، چنانچہ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، کیا پھر (بھی) تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو جبکہ وہ تمھارے دشمن ہیں؟ وہ (شیطان) ظالموں کے لیے بطور بدل برا ہے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ اَسْلَمُوا ، فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا ، فَاِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ .))[2]

---

[1] سنن الترمذي، رقم: 1799، سنن ابن ماجه، رقم: 3266، سنن ابوداؤد، رقم: 4137، سلسلة الصحيحة، رقم: 1236.

[2] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب قتل الحيات وغيرها، رقم: 5841.

''اور حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ مدینہ میں جنات کا ایک گروہ اسلام قبول کر چکا ہے۔ پس جو بھی ان گھروں میں رہنے والے جنوں میں سے کسی کو پائے تو اسے تین دن تک (گھر چھوڑ کر چلے جانے) کی اطلاع دے، اگر وہ بعد میں بھی اسے نظر آئے تو اسے قتل کر دے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴾ (الاسراء: 64)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان میں سے جن پر بھی تیرا بس چل سکے انھیں اپنی آواز سے بہکا لے، اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا، اور مال اور اولاد میں ان کا شریک بن جا، اور انھیں (جھوٹے) وعدے دے، اور شیطان تو انھیں بس فریب ہی کا وعدہ دیتا ہے۔''

حدیث 4

((وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى اَنْ يُجْلَسَ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ، وَقَالَ: مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ.)) [1]

''اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور چھاؤں کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔''

---

[1] صحيح الترغيب، رقم: 3081، مسند أحمد: 413/3، رقم: 15421۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔

شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے

حدیث 5

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ.)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر وہاں سے اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (تاکہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں)، اس کے لشکر میں سے اس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے لشکر میں ایک شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں برائی کروائی ہے۔ ابلیس کہتا ہے کہ نہیں، تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ایک دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی۔ ابلیس اسے کہتا ہے، تم نے واقعی بڑا کام کیا ہے اور اسے اپنے قریب کر لیتا ہے۔''

بازار شیاطین کے میدانِ جنگ ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝﴾ (الزخرف: 36)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم: 7106.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص رحمٰن کی نصیحت سے اندھا بن جائے ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، پھر وہ اس کے ساتھ رہنے والا ہوتا ہے۔''

حدیث 6

((وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا ، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيَاطِيْنِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ .))[1]

''اور حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ اگر تم ایسا کر سکو تو ضرور کرو کہ بازار میں داخل ہونے والے پہلے شخص اور بازار سے نکلنے والے آخری شخص مت بنو کیونکہ یہ (مقام) شیاطین کا میدانِ جنگ ہے اور اس میں وہ اپنا جھنڈا بلند کرتا ہے۔''

شیاطین فضاؤں کی بلندیوں میں اُڑ سکتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (سبا : 20)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچا کر دکھایا تو مومنوں کے ایک گروہ کے سوا وہ سب اس کے پیچھے چل پڑے۔''

حدیث 7

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا ﴿ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6315، مسند بزار : 392/1، كنز العمال، رقم: 9335.

قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا﴾ لِلَّذِي قَالَ: ﴿الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا ، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، كَذَا وَكَذَا ، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو سن کر جھکتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے اپنے بازو پھڑ پھڑاتے ہیں، اللہ کا فرمان انہیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے صاف چکنے پتھر پر زنجیر چلانے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ بہت اونچا سب سے بڑا ہے پھران کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن بھاگتے ہیں، شیطان آسمان کے نیچے یوں اوپر نیچے ہوتے ہیں (پھر راویِ حدیث نے ہتھیلی کو موڑ کر انگلیاں الگ الگ کر کے شیاطین کے جمع ہونے کی کیفیت بتائی کہ اس طرح شیاطین ایک کے اوپر ایک رہتے ہیں) پھر وہ شیاطین کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں۔ اس طرح

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ: ﴿حتى اذا فزع عن قلوبهم﴾، رقم: 4800.

وہ کلمہ ساحر یا کاہن تک پہنچتا ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے نیچے والے کو بتائیں آگ کا گولا انہیں آدبوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ بتا لیتے ہیں تو آگ کا انگارہ ان پر پڑتا ہے، اس کے بعد کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے (جب کاہن کی ایک بات صحیح ہو جاتی ہے تو اس کے ماننے والوں کی طرف سے) کہا جاتا ہے کہ ہم سے اسی طرح فلاں روز کاہن نے کہا تھا، چنانچہ ایک کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر شیاطین نے سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی بات کو لوگ سچا جاننے لگتے ہیں۔''

شیاطین انسانوں کو تنگ کرتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷﴾

(الاعراف: 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی آدم! کہیں شیطان تمھیں فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمھارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا تھا جب اس نے ان دونوں کا لباس اتروایا تھا، تا کہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھا دے۔ بے شک وہ اس کا قبیلہ تمھیں دیکھتا ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ بے شک ہم نے شیطان کو ان لوگوں کے دوست بنا دیا جو ایمان نہیں لاتے۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ:

لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَّ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے (کھجوریں) سمیٹنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا، پھر انہوں نے یہ پورا قصہ بیان کیا (جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا) اس نے کہا کہ جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے پاس بھی نہ آسکے گا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہیں یہ ٹھیک بات بتائی ہے اگرچہ وہ بڑا جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا۔''

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثُ

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم: 5010.

النَّفْسِ كَسْلَانَ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔''

شیاطین رمضان میں جکڑ دیے جاتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمران : 175)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، پس تم ان سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔''

حدیث 10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ .)) ❷

❶ صحيح بخاري، كتاب التهجد، رقم :1142، صحيح مسلم، رقم :1816 .

❷ صحيح بخاري، كتاب الصيام، رقم : 1899، صحيح مسلم، رقم : 1079، سنن الدارمي، رقم : 1775، صحيح ابن حبان، رقم : 3434، صحيح ابن خزيمة، رقم : 1882 .

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔''

شیاطین بالعموم شام کے وقت پھیلتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾

(المجادلة : 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ سرگوشی تو شیطان ہی کی طرف سے ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو غم میں مبتلا کرے جو ایمان لائے، حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر انھیں ہرگز کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اللہ ہی پر پس لازم ہے کہ مومن بھروسا کریں۔''

حدیث 11

((وَعَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ.)) [1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم :3304، صحیح مسلم :2012.

”اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ) جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس روک لیا کرو، کیونکہ شیاطین اسی وقت پھیلتے ہیں۔ البتہ جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو، اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرلو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا۔“ ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بالکل اسی طرح حدیث سنی تھی جس طرح مجھے عطاء نے خبر دی تھی، البتہ انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ اللہ کا نام لو۔“

شیاطین کو بعض جانور دیکھ لیتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۠ ﴿۱۲۱﴾﴾ (الانعام: 121)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم اس (جانور) کا گوشت مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ پڑھا گیا ہو، کیونکہ یہ (کھانا) یقیناً نافرمانی ہے، اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کے ذہنوں میں شبہے ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں، اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو بلاشبہ تم بھی ضرور مشرک ہو گے۔“

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى

شَيْطَانًا .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

شیاطین بعض اللہ کے بندوں سے ڈرتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ﴾

(فاطر : 5، 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہیں دنیا کی زندگی تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ دھوکے باز تمھیں اللہ کے بارے میں دھوکا نہ دے جائے۔ بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں۔''

حدیث 13

((وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ، قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ ، فَأَذِنَ

❶ صحيح بخاری ، كتاب بدء الخلق ، رقم :3294.

لَـهُ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَرَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ يَـضْـحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْـحَكَ الـلّٰـهُ سِـنَّكَ يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ! قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِـي كُـنَّ عِـنْدِي ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ . قَـالَ عُـمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَـدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ: نَعَمْ أَنْـتَ أَفَـظُّ وَأَغْـلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ .))[1]

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت چند قریشی عورتیں (خود آپ کی بیویاں) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے (خرچ میں) بڑھانے کا سوال کر رہی تھی۔ خوب آواز بلند کر کے۔ لیکن جو نہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، وہ خواتین جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو ہنسا تا رکھے، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا۔ ابھی ابھی میرے پاس تھیں، لیکن جب تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لیکن آپ یا رسول اللہ! زیادہ اس کے مستحق تھے کہ آپ سے یہ ڈرتیں، پھر انہوں نے کہا، اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے تو تم ڈرتی ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ ازواجِ مطہرات بولیں کہ واقعہ یہی ہے کیونکہ آپ

[1] صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، رقم: 3294.

رسول اللہ ﷺ کے برخلاف مزاج میں بہت سخت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جائے، تو جھٹ وہ یہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

شیاطین نبی کریم ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝﴾ (سبا: 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ کیا تو انھیں اس کی موت کا پتا نہیں دیا مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اس کی لاٹھی کھاتا رہا، پھر جب وہ گرا تو جنوں کی حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں نہ رہتے۔''

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو کسی دن مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب تعبیر الرؤیا، رقم: 6993، صحیح مسلم، رقم: 2266.

شیاطین کو موت آتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (آل عمران : 185)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر کوئی موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ ﴾ (الرحمٰن : 26، 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

حدیث 15

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِی لَا يَمُوتُ ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، تیری ایسی ذات ہے جسے موت نہیں اور جن وانس فنا ہو جائیں گے۔''

لوگوں کو کفر و شرک میں مبتلا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾ (یٰس : 60 تا 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمھیں تاکید نہ کی تھی اے اولاد آدم! کہ

[1] صحيح بخاری، كتاب التوحيد، رقم :7383، صحيح مسلم، رقم :2717.

شیطان کی عبادت نہ کرنا، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ میری عبادت کرو، یہ سیدھا راستہ ہے۔ اور بلاشبہ یقیناً اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا۔ تو کیا تم نہیں سمجھتے تھے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: اَلَا! اِنَّ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِی، يَوْمِی هٰذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا، حَلَالٌ، وَاِنِّی خَلَقْتُ عِبَادِی حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوا بِی مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلَی اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِیَ بِكَ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَآءُ، تَقْرَؤُهٗ نَآئِمًا وَيَقْظَانَ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِی اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! اِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِی فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً، فَقَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، قَالَ: وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِی قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ، قَالَ: وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِی لَا زَبْرَ لَهٗ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَآئِنُ الَّذِی لَا يَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ

ـوَاِنْ دَقَّـ اِلَّا خَـانَـهُ، وَرَجُـلٌ لَا يُـصْبِحُ وَلَا يُمْسِي اِلَّا وَهُوَ يُـخَـادِعُكَ عَـنْ اَهْـلِكَ وَمَـالِكَ! وَذَكَـرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّـنْـظِيـرُ: الْفَحَّاشُ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو غَسَّانَ فِيْ حَدِيثِهِ: وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ .))[1]

''اور حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا: خبردار! مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں، جن سے تم ناواقف ہو اور اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھے ان کی تعلیم دی ہے، (اللہ کا فرمان ہے کہ) جو مال میں نے اپنے کسی بندہ کو عنایت کیا ہے، وہ اس کے لیے حلال ہے، (کسی کو اپنے طور پر کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا حق حاصل نہیں ہے) اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف (اللہ کے لیے یکسو ہونے والے) پیدا کیا ہے اور ان کے پاس شیطان آئے، انہوں نے اللہ کے دین (ضابطہ حیات) سے پھیر دیا یا ہٹا دیا اور جو چیزیں میں نے بندوں کے لیے حلال ٹھہرائی تھیں، انہوں نے انہیں ان کے لیے حرام ٹھہرا دیں اور شیطانوں نے انہیں حکم (مشورہ) دیا کہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں، جس کے بارے میں، میں نے کوئی دلیل و برہان نہیں اتاری اور اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی تو ان میں سے اہل کتاب کے، چند صحیح دین پر باقی رہنے والوں کے سوا تمام عرب اور عجم کے لوگوں سے ناراض ہوا، (کیونکہ وہ عقیدہ اور عمل کے فساد و بگاڑ میں مبتلا تھے) (اور مجھے) فرمایا، میں نے تمہیں مبعوث کیا ہے، تاکہ تیرا (تیرے صبر وشکیب کا) امتحان لوں اور تیرے ذریعہ لوگوں کو آزماؤں (کہ وہ تیری تصدیق کرتے ہیں یا نہیں) اور میں

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، رقم: 7207.

نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری ہے، جسے پانی دھونہیں سکتا، (یعنی وہ سینوں میں محفوظ ہوگی) تم اس کو نینداور بیداری میں (یعنی ہر حالت میں) پڑھو گے اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا دوں، (ان کو جنگ کی بھٹی میں جھونکوں) تو میں نے عرض کیا، اے میرے رب! تب تو وہ میرا سر کچل دیں گے اور اس روٹی کی طرح بنا چھوڑ دیں گے، (کوٹ کوٹ کر روٹی کی طرح پھیلا دیں گے) اس نے فرمایا، ان کو اس طرح نکال دو، جس طرح انہوں نے تمہیں نکال دیا، (یعنی اعلان کرو کہ جزیرۃ العرب میں کوئی کافر اور مشرک نہیں رہ سکتا) ان سے جنگ لڑو، ہم تجھے اسباب و وسائل مہیا کریں گے،خرچ کرو، ہم تم پر خرچ کریں گے، لشکر بھیجو، ہم اس سے پانچ گنا لشکر بھیجیں گے (فرشتوں سے مدد کریں گے) اور اپنے اطاعت گزاروں کو لے کر اپنے نافرمانوں سے جنگ لڑو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں، صاحب اختیار و اقتدار جو عادل، صدقہ کرنے والا اور نیکی کی توفیق دیا گیا ہو، وہ انسان جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے مہربان اور نرم دل ہو، وہ انسان جو پاک دامن ہو اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال کرنے سے بچتا ہو، یا حرام کمانے سے پرہیز کرتا ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پانچ قسم کے انسان دوزخی ہیں، کم زور جس کے پاس عقل نہ ہو، (جو اسے غلط اور ناجائز امور سے روکے) جو تمہارے زیر دست بن کر رہیں، نہ اہل چاہتے ہیں اور نہ مال (پچھلگ ہیں، اپنی کوئی رائے اور سوچ نہیں ہے)، وہ خائن جس کی طرح چھپ نہ سکے، معمولی چیز میں بھی خیانت کرے، یا وہ خائن کہ اگر اس پر طمع والی چیز بھی ظاہر ہو جائے تو وہ خیانت کرے اور وہ انسان جو صبح و شام ہر دم تمہیں، تمہارے اہل اور مال کے بارے میں دھوکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا، (یعنی

بخیل اور جھوٹے کا) اور شنظیر، بد گو یا فحش گو کہتے ہیں۔ ابو غسان نے اپنی حدیث میں، (خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا) بیان نہیں کیا۔''

شیطان کا لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾

(الزخرف: 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کہیں شیطان تمھیں روک نہ دے، بے شک وہ تمھارے لیے کھلا دشمن ہے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ.))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ شیطان اس وقت اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کریں، لیکن وہ باہمی لڑائی کے لیے بھڑکانے کی کوشش کرتا ہے۔''

ہر خیر و بھلائی کے کام سے روکنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾

(الاعراف: 30)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم: 7103.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ایک فریق کو اس نے ہدایت دی، اور دوسرے فریق پر گمراہی ثابت ہوگئی ہے، یقیناً انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا ہے، اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ ہدایت یافتہ ہیں۔''

حدیث 18

((وَعَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ: اَتُسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ وَآبَاءِ أَبِيكَ؟ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: اَتُهَاجِرُ وَتَذَرُ أَرْضَكَ وَسَمَائَكَ؟ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ قَالَ: فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ قَالَ: ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ لَهُ: هُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ قَالَ: فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَمَاتَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.)) [1]

''اور حضرت سبرہ بن ابوفاکہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ شیطان ابن آدم کے لیے اللہ کے راستوں پر بیٹھ گیا ہے، مثلاً وہ اسلام کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور ابن آدم سے کہتا ہے کہ تو اسلام قبول کر کے اپنے

[1] مسند احمد: 483/3، سنن نسائی، کتاب الجهاد، رقم: 3136، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 1652.

آباء واجداد کے دین اور اپنے باپ کے آباء واجداد کے دین کو چھوڑ رہا ہے؟ مگر ابن آدم اس کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام کو اختیار کرلیتا ہے۔ پھر اسی طرح شیطان راہ ہجرت پر بیٹھ جاتا ہے اور مسلمان سے کہتا ہے کہ کیا تو ہجرت کرکے اپنی زمین اور اپنے آسمان کو چھوڑ رہا ہے؟ مہاجر کی مثال تو اس گھوڑے کی رسّی ہے جس کی رسّی کو دراز کردیا گیا ہو مگر مومن شیطان کی نافرمانی کرکے ہجرت کرلیتا ہے۔ پھر وہ مومن کے لیے راہ جہاد پر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے یہ تو بس نفس اور مال کی مشقت ہے، چنانچہ تو جنگ کرے گا تو تو مارا جائے گا، تیری بیوی سے کوئی نکاح کرلے گا، تیرا مال تقسیم کرلیا جائے گا مگر مرد مومن شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کرتا ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان یہ کام کرتے ہوئے فوت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کردے، اگر غرق ہوجائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کردے اور اگر اس کی سواری اسے گرادے اور وہ فوت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کردے۔''

عبادت وریاضت میں خلل اندازی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ۝۹۶ وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ۝۹۷ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝۹۸﴾ (المؤمنون: 96 تا 98)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''برائی کو اس طریقے سے دفع کیجیے جو احسن ہو، ہم اسے خوب جانتے ہیں جو وہ بیان کرتا ہے۔ اور آپ کہیں: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں

(اس سے بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

حدیث 19

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ـ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے۔ لیکن جوں ہی تکبیر شروع ہوئی وہ پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے، جب تکبیر بھی ختم ہوجاتی ہے تو شیطان دوبارہ آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ ان باتوں کی شیطان یاددہانی کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔''

برے خواب دکھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: 608.

الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾

(حٰمٓ السجدة : 34 تا 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہ نیکی برابر ہوتی ہے اور نہ برائی۔ (برائی کو) اس (طریقے) کے ساتھ ہٹا جو سب سے اچھا ہے، تو اچانک وہ شخص کہ تیرے درمیان اور اس کے درمیان دشمنی ہے، ایسا ہوگا جیسے وہ دلی دوست ہے۔ اور یہ چیز نہیں دی جاتی مگر انھی کو جو صبر کریں اور یہ نہیں دی جاتی مگر اسی کو جو بہت بڑے نصیب والا ہے۔ اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ .)) [1]

''اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اسے اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور بائیں طرف تھوکنا چاہیے یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

موت کے وقت خبطی بنانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا

[1] صحيح بخاری، کتاب التعبير، رقم :6986.

مَّفْرُوْضًا ۙ۝ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (النساء : 118، 119)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے اس پر لعنت کی ہے، اور اس نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ ضرور لے کر رہوں گا۔ اور میں انھیں گمراہ کروں گا، اور انھیں امیدیں دلاؤں گا، اور میں انھیں حکم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان چیر دیں گے، اور میں انھیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بناوٹ میں ردو بدل کر دیں گے۔ اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنا لے تو وہ یقیناً کھلے نقصان میں جا پڑا۔''

حدیث 21

((وَعَنْ أَبِي الْيَسَرِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّىْ ، وَالْهَدَمِ ، وَالْغَرَقِ ، وَالْحَرِيْقِ ، وَاَعُوْذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا .))[1]

''اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اور رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں گر کر ہلاک ہونے سے، عمارت میں دب جانے سے، ڈوبنے سے، جل جانے سے اور موت کے وقت شیطان کے خبطی بنا دینے سے، یہ کہ میں تیرے راستے میں پیٹھ پھیر کر بھاگوں یا کسی موذی جانور کے ڈسنے سے مجھے موت آئے۔''

[1] سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، رقم: 5531، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 1282.

شیطانی وسوسہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾ (الناس: 1 تا 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝﴾ (الاسراء: 53)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بات کہیں جو احسن ہو، بے شک شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے، بلاشبہ انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ وَ اِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝﴾

(الانفال: 47، 48)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں

سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو (اپنی شان) دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔ اور وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے سجا کر پیش کیے اور وہ کہنے لگا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور بے شک میں تمھارا ساتھی ہوں، پھر جب دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو وہ الٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا: بے شک میں تم سے بری ہوں۔ بے شک میں وہ (فرشتے) دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔ بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔''

حدیث 22

((وَعَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.))[1]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الاعتكاف، رقم: 2035، 2038، صحيح مسلم، رقم: 2175، سنن أبوداؤد، رقم: 2470، سنن ابن ماجة، رقم: 1779، مسند أحمد: 337/6.

''اور حضرت صفیہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں جب رسول کریم ﷺ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سے ملنے مسجد میں آئیں تھوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو انصاری آدمی ادھر سے گزرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھہر جاؤ، یہ تو (میری بیوی) صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا، سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ان پر آپ کا جملہ بڑا شاق گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً ، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرَى ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ ﴾ .))[1]

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] سنن ترمذی، کتاب التفسیر، رقم: 2988، سنن النسائی فی الکبریٰ، رقم: 11051، مسند احمد: 235/1۔ محدث البانی اور احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں خیال ڈالتا ہے اور فرشتہ بھی۔ شیطان یوں التا ہے کہ انسان کے دل میں برائی اور حق کی تکذیب پیدا کرتا ہے اور فرشتہ یوں خیال ڈالتا ہے کہ انسان کے دل میں اچھائی اور حق کی تصدیق پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا جسے یہ (فرشتے والے معاملے کا) احساس ہو تو وہ جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی تعریف کرے اور جسے دوسری بات (یعنی شیطان والے معاملے کا) احساس ہو تو وہ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: شیطان تم کو فقر کا وعدہ دیتا ہے اور تمہیں بے حیائی پر آمادہ کرتا ہے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ، لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ ـأَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ ـ وَهُوَ عِنْدِي، لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَائَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُؤُوسَ نَخْلِهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ،

قَـالَ: قَـدْ عَـافَـانِی اللّٰهُ فَکَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ فِیهِ شَرًّا، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی زریق کے ایک شخص یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا، اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو (فرشتے حضرت جبرئیل وحضرت میکائیل علیہما السلام) آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوال کیا اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زروان کے کنوئیں میں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا: عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی اس لیے

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم :5763، مسند احمد :57/6، 63.

میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں، پھر رسول اللہ ﷺ نے سا جادو کا سامان کنگھی بال خرما کا غلام ہوتے ہیں اسی میں دفن کرا دیا۔''

مسلمانوں کی جماعت کو گمراہ کرنے کے درپے رہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَ کَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝۲۹﴾ (الفرقان: 29)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ اس نے میرے پاس ذکر (قرآن) آ جانے کے بعد مجھے (اس سے) بہکا دیا اور شیطان انسان کو (مصیبت میں) بے یارو مددگار چھوڑ دینے والا ہے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِی قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ.)) [1]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بستی یا دیہات میں تین آدمی ہوں اور وہ باجماعت نماز نہ پڑھیں تو شیطان ان پر حملہ کر دیتا ہے پس تم جماعت کو لازم پکڑو، بلاشبہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور نکل جاتی ہے۔''

---

[1] سنن أبوداؤد، رقم: 547، سنن نسائی، رقم: 847، المشكاة، رقم: 1067، صحيح الجامع الصغير، رقم: 5701.

صبح سویرے نماز کے لیے اٹھنے نہ دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۹ ﴾ (المجادلة: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان ان پر غالب آ گیا، سو اس نے انھیں اللہ کی یاد بھلا دی، یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ سن لو! یقیناً شیطان کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔''

حدیث 26

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا کہ وہ صبح تک پڑا سوتا رہا اور فرض نماز کے لیے بھی نہیں اٹھا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔''

نماز کی صفوں کے درمیان داخل ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَ مَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 1144، صحيح مسلم، رقم: 774.

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ (ابراهيم : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب (جنت یا جہنم کے) معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا: بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا، اور میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اس کی میں نے خلاف ورزی کی اور میرا تم پر کوئی زور نہ تھا مگر یہ کہ میں نے تمھیں دعوت دی تو تم نے میری بات مان لی، چنانچہ تم مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ میں تمھارا فریاد رس نہیں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ بلاشبہ میں تو اس کا انکار کرتا ہوں جو تم اس سے پہلے مجھے (اللہ کا) شریک ٹھہراتے تھے۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

حدیث 27

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ .))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیسہ پلائی دیوار کی طرح (مضبوطی سے) ملاؤ اور ایک دوسرے کے قریب ہو جاؤ اور گردنیں برابر کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کی خالی جگہوں میں اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح حذف (بکری کا بچہ) ہوتا ہے۔''

[1] سنن أبوداؤد، رقم : 667، سنن نسائی، رقم : 815، المشكاة، رقم : 1093؛ صحيح الترغيب والترهيب : 119/1 .

تشہد کے دوران انگشت شہادت کو حرکت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲﴾ (الاسراء: 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہنے لگا: بھلا دیکھ تو اسے جسے تو نے مجھ پر عزت دی ہے، اگر تو مجھے یوم قیامت تک ڈھیل دے، تو تھوڑے لوگوں کے سوا میں اس کی تمام نسل کی جڑ کاٹ دوں گا۔''

حدیث 28

((وَعَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، وَ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ وَ أَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ .)) [1]

''اور نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اپنی نظر اس (انگلی) پر جمائے رکھتے، پھر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ یعنی انگشت شہادت شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔''

نماز میں خلل ڈالنا

حدیث 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الِالْتِفَاتِ

[1] مسند احمد: 119/2، المشكاة، رقم: 917۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فِی الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو ڈاکہ ہے جو شیطان بندے کی نماز پر ڈالتا ہے۔''

اپنے مومن بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ ﴾

(النحل: 99، 100)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ان لوگوں پر اس کا کوئی زور نہیں (چلتا) جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ بس اس کا زور تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور (ان پر) جو اس (اللہ) کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ .))[2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: 751، سنن أبوداؤد، رقم: 910، سنن ترمذی، رقم: 590.

[2] صحيح بخاری، كتاب الفتن، رقم: 7072، مسند أحمد: 317/2.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے کسی دینی بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ وہ نہیں جانتا ممکن ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑوا دے اور پھر وہ کسی مسلمان کو مار کر اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔''

کبوتر بازی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: 175، 176)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے نبی!) انھیں اس شخص کی خبر پڑھ سنائیں جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں مگر وہ ان (کی پابندی) سے نکل بھاگا تو اسے شیطان نے پیچھے لگا لیا، پھر وہ گمراہوں میں (شامل) ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کے ذریعے سے اسے بلند درجہ دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک پڑا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، چنانچہ اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو بھی ہانپتا ہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، چنانچہ (اے نبی!) آپ (یہود سے) یہ قصہ بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

حدیث 31

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی رَجُلًا یَتْبَعُ

حَمَّامَةً فَقَالَ : شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کسی کبوتر کے تعاقب میں ہے تو آپ نے فرمایا: شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں غلو کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (الحشر : 16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان کے حال کی طرح، جب اس نے انسان سے کہا کفر کر، پھر جب وہ کفر کر چکا تو اس نے کہا بلاشبہ میں تجھ سے لاتعلق ہوں، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَامُحَمَّدُ! يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا! وَخَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِتَقْوَاكُمْ، وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمْ (وَفِي رِوَايَةٍ: قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجِرَّكُمْ) الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَاللّٰهِ! مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُوْنِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي أَنْزَلَنِي اللّٰهُ.)) [2]

---

[1] صحيح الادب المفرد، رقم : 982، المشكاة، رقم : 4506، سنن ابن ماجه، رقم : 3765، سنن ابوداؤد، رقم : 4940، مسند احمد : 345/2، صحيح الجامع الصعير، رقم : 3724.

[2] مسند احمد : 153/3، السلسلة الصحيحة، رقم : 1572.

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے محمد! اے ہمارے سید! ہمارے سید کے بیٹے! ہم میں سے بہترین! اور ہم میں سے بہترین کے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! تقویٰ اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمھارا دل موہ لے (ایک روایت میں ہے: اپنی درست بات پر پکے رہو، کہیں شیطان کے تابع نہ ہو جاؤ)۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ کا بندہ اور رسول ہوں، اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے میرے اس مقام سے بلند کر دو، جو اللہ تعالی نے مجھے عطا کیا ہے۔''

وفات کی خبر سن کر رونا اور واویلا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴾ (المائدۃ: 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تمھارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے سے دشمنی اور بغض ڈال دے، اور تمھیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم ان (شیطانی کاموں) سے باز آتے ہو؟''

حدیث 33

((عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُوْنِيِّ: أَنَّ مُعَاذاً رضی اللہ عنہ لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْصِيْهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا مُعَاذُ! إِنَّكَ عَسٰى أَنْ لَّا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا أَوَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا أَوْقَبْرِي. فَبَكٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَاتَبْكِ يَامُعَاذُ! لَلْبُكَاءُ أَوْ إِنَّ الْبُكَاءَ مِنَ الشَّيْطَانِ.))[1]

''اور عاصم بن حمید سکونی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو (یمن کی طرف) بھیجا تو وصیت کرتے ہوئے اُس کے ساتھ نکلے، حضرت معاذ سوار تھے اور رسول اللہ ﷺ اُس کی سواری کے ساتھ چل رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: معاذ! شاید اس سال کے بعد تو مجھ سے ملاقات نہ کر سکے، لیکن ممکن ہے کہ تو میری مسجد یا میری قبر کے پاس سے گزرے۔ حضرت معاذ رسول اللہ ﷺ کی جدائی کی وجہ سے گھبرا گئے اور رونا شروع کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! نہ روؤ، بے شک رونا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔''

جادو کا علاج جادو کے ذریعے کرانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ۝﴾ (الاعراف: 20)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر شیطان نے ان دونوں کو بہکانے کے لیے (ان کے دل میں) وسوسہ ڈالا، تاکہ ان کے لیے ان کی شرم گاہیں ظاہر کر دے جو ان سے چھپائی گئی تھیں۔ اور شیطان نے کہا: تمھارے رب نے تمھیں صرف اس لیے روکا ہے کہ (کہیں) تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ، یا (کہیں) تم دونوں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

---

[1] مسند احمد: 235/5، السلسلة الصحيحة، رقم: 2497.

حدیث 34

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ النُّشْرَةِ فَقَالَ: هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے نشرہ (یعنی جادو کے ذریعے جادو کا علاج کرنے) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شیطانی کام ہے۔''

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات شیطانی وار سے بچاؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾﴾ (الاعراف: 16، 17)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بولا: پس اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، تو میں ان (لوگوں کو گمراہ کرنے) کے لیے تیرے سیدھے راستے پر ضرور بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے ان کے پاس ضرور آؤں گا، اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے بھی، اور تو ان کی اکثریت کو شکر گزار نہیں پائے گا۔''

حدیث 35

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الطب، رقم: 3868، مستدرك حاكم: 418/4۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

أُيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَأَانِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ.)) ❶

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب تحریر فرمائی، اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورۂ بقرہ کو ختم کیا گیا ہے اور جس گھر میں بھی تین رات ان دونوں آیتوں کی تلاوت کی جائے گی شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا۔''

کلمہ تہلیل

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ کلمہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، تنہا ہے اس کا کوئی شریک

---

❶ سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، رقم: 2882، المشکاۃ، رقم: 2145۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6403، صحیح مسلم، رقم: 2691، سنن ترمذی، رقم: 3468.

نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ دن میں سو دفعہ پڑھا اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، شام تک کے لئے اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا، سوا اس کے جو اس سے زیادہ کرے۔''

استعاذہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖؗ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝۱۶۸ ﴾ (البقرة: 168)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہیں اور مت پیروی کرو شیطان کے قدموں کی، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔''

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: لَاتَسُبُّوْا الشَّيْطَانَ، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم شیطان کو برا بھلا مت کہو، بس اس کے شرّ سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو۔''

---

[1] السلسلة الصحيحة، رقم: 2422، صحيح الجامع الصغير، رقم: 7318.

ہم بستری کے وقت استعاذہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴾ (الانعام : 142)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (پیدا کیے) اس نے چوپایوں میں سے بوجھ اٹھانے والے اور زمین سے لگے (پست قد)، اللہ نے تمھیں جو رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔''

حدیث 38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا .))[1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔'' تو اگر اس صحبت سے کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: 141، صحیح مسلم، رقم: 1343.

غصہ کے وقت استعاذہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (النور: 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں کی اتباع نہ کرو، اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اتباع کرتا ہے، تو بلاشبہ وہ (شیطان) تو بے حیائی اور بے کام ہی کا حکم دیتا ہے، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی ایک کبھی بھی پاک نہ ہوتا، لیکن اللہ جسے چاہے پاک کرتا ہے، اور اللہ خوب سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ سُلَيْمَان بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَان عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.)) [1]

''اور حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم:6115، صحیح مسلم، رقم: 261، سنن أبوداؤد، رقم:4781.

کی موجودگی میں جھگڑا کیا، ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" کہہ لے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں، رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ کیا میں دیوانہ نہیں ہوں۔"

دوران نماز شیطانی وساوس سے استعاذہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ ﴾

(النساء : 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور ایسے لوگ (بھی اللہ کو پسند نہیں) جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جس شخص کا ساتھی شیطان ہو تو وہ بہت برا ساتھی ہے۔"

حدیث 40

((وَعَنْ سَعِيدِ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِى الْعَاصِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِى وَبَيْنَ صَلٰوتِى وَقِرَآئَتِى ، يَلْبِسُهَا عَلَىَّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خَنْزَبٌ ، فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ ، وَاتْفِلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا . قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّى .)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: 5738.

''اور حضرت عبد الاعلیٰ نے سعید جریری سے، انہوں نے ابو علاء سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! شیطان میرے اور میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حال ہوگیا ہے، وہ اسے مجھ پر گڈ مڈ کر دیتا ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دو۔ کہا: میں نے یہی کیا تو نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

صفحہ نمبر	طرف الحدیث	نمبر شمار

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری، ومعه فتح الباری، المکتبة السلفیة، دارالفکر، بیروت.

3: الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفی البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحیاء السنة النبویة، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بیروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائی (ت 303هـ)، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض.

8: سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الریاض.

9: صحیح الجامع الصغیر للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی.

10: صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحیاء التراث، بیروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، 1402هـ.

12: مشکوٰة المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم وهیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت.